ام المؤمنین کے لفظ کی حقیقت

مقدمہ: اپنے ایک مؤمن دینی بھائی سے جنگ جمل کی بنیاد رکھنے والی خاتون پر جب بات ہوئی تو اس نی واضح اس بات کا اظہار کیا کہ وہ کچھ حد تک ہی سہی اس خاتون کے فضائل کا قائل ہے اور اس کے لئے قرآن سے دلیل ام المؤمنین اور مولا علی علیہ السلام کا حسن سلوک ہے۔

ہم اس مختصر مضمون میں ان دونوں دلیلوں پر روشنی ڈالیں گے کہ جس کا نتیجہ آپ اس مضمون کے خلاصہ میں پڑھ سکتے ہیں، لیکن اس سے پہلے ایک نکتہ کو واضح کرنا ضروری ہے:

اتحاد کا نعرہ لگاتے لگاتے کچھ ہمارے نوجوان اس حد تک آن پہنچے ہیں کہ ان کو حقائق تک معلوم نہیں، کافی عرصہ پہلے ٹی وی کے ایک پروگرام پر ایک شیعہ شخصیت کو سنا جو یہ کہہ رہے تھے کہ ہم بھی صحابہ (خلفاء ثلاثہ) کا احترام کرتے ہیں اور وہ محترم ہیں، ہمارا تو کوئی جھگڑا ہی نہیں اور اسی طرح ایک خاتون ہمارے مذہب کی طرف سے کہہ رہی تھیں کہ ہماری تو نماز بھی ان کے پیچھے ہو جاتی ہے ایسا نہیں ہے کہ ہم گھر میں آکر دوبارہ نماز پڑھیں بلکہ نماز جماعت ہی ان کے پیچھے ہو جاتی ہے، جبکہ یہ بات واضح ہے کہ ہمارے ہاں خلفائے ثلاثہ حق پر نہ تھے اور وہ باطل پر تھے لیکن اس کے باوجود امن وامان کو باقی رکھنے کے لئے ان کی توہین کرنے سے منع کیا گیا ہے کہ جس کا ہرگز مطلب نہیں کہ کوئی مشکل بھی نہیں ہے سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے، کوئی بھی ظالم نہیں ہے، اور اسی طرح آیت اللہ سید سیستانی دام ظلہ نے واضح لکھا ہے کہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں لیکن اپنی فرادیٰ کی نیت کریں گے، الحمد و سورہ وغیرہ سب کچھ اپنا خود پڑھیں گے، سجدہ گاہ پر سجدہ کریں گے۔

لہٰذا بعض اوقات اتحاد کی خاطر ایسی باتیں بول جاتی ہیں کہ اگلا یہ سمجھتا ہے کہ ان کا نظریہ بھی وہی ہے جو دیگر مسلمان جماعتوں کا ہے، اور اسی سلسلے کی کڑی جمل میں آنے والی خاتون کی ہے کہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہمارے بہت سارے شیعہ نوجوان بلکہ دینی طلاب بھی یہ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ جمل میں آنے والی خاتون کوئی محترم خاتون ہیں اور وہ ہماری ماں ہیں ، جبکہ ایسا ہر گز نہیں ہے یہ فقط اتحاد اور فساد سے بچنے کے لئے جملہ ہے کہ جس کو ہمارے نوجوان یہ سمجھ بیٹھے کہ وہ خاتون حق پر ہے اور ظالم و باطل کے گروہ میں نہیں ہے اسی وجہ سے اس کے احترام کے قائل بھی ہوگئے اور فخر سے اسے ماں بھی کہتے ہیں۔

پس ضرورت پیش آئی کہ مختصر مگر جامع انداز میں بیان کیا جائے کہ کسی بھی صورت ماں کا مقدس لفظ ایسی خاتون کے لئے حقائق کی بناء پر خود قرآن و سنت کے ک مطابق ہی درست نہیں ہے، ہاں دوسروں سے اتحاد کی خاطر یہ لفظ بولنے میں مشکل نہیں تاکہ فساد کو بہر صورت ختم کیا جائے۔

ازواج نبی کا کو "ام المؤمنین" کا خطاب دینا احترام کی خاطر ہے یا حرمت نکاح کی خاطر؟

یہاں پر دو نظریات پائے جاتے ہیں:

1: مطلق احترام کی خاطر یہ لقب دیا گیا۔

(اور اسی احترام کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ ان سے کوئی اور شادی نہ کرے۔)

2: یہ لقب فقط حرمت نکاح کی خاطر ہے جبکہ احترام اور تکریم فقط و فقط تقویٰ خداوندی کی بناء پر ہے۔

پہلے نظریہ کو اگر مانا جائے تو مطلب حضرت عائشہ تمام خواتین اور مردوں کی ماں ہیں یعنی احترام کی خاطر ہر مرد اور عورت انہیں اپنی ماں کا درجہ دے لیکن اس نظریہ کو خود حضرت عائشہ کی بہت ساری روایات رد کر دیتی ہیں۔جی ہاں ! یہ وہی روایات ہیں کہ جن میں میں کچھ خواتین حضرت عائشہ کو ماں کہہ کر پکارتی ہیں تو حضرت عائشہ ان کو منع کر دیتی ہے اور کہتی ہے کہ میں تم خواتین کی ماں نہیں ہوں بلکہ تمہارے مردوں کی ماں ہوں ، ہم چند ایک روایات کتب اہل سنت سے بطور نمونہ ذکر کرتے ہیں :

پہلی حدیث : مسند احمد

24588 قالت : وقالت امرأة لعائشة : يا أمه ، فقالت عائشة : " إني لست بأمكن ، ولكني أختكن "

ترجمہ : ایک عورت نی عائشہ سی کہااى میری ماں، تو عائشہ نے فوراً کہا:

میں تم عورتوں کی ماں نہیں ہوں بلکہ میں تمہاری بہن ہوں۔

دوسری حدیث :السنن الکبری للبیھقی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لَهَا: يَا أُمَّهْ، فَقَالَتْ: " أَنَا أُمُّ رِجَالِكُمْ لَسْتُ بِأُمِّكِ "

عائشہ سے نقل کیا گیا ہے : ایک عورت نے اس سے کہا کہ اے میری ماں تو عائشہ نے کہا:

میں تمہارے مردوں کی ماں ہوں اور تمہاری ماں نہیں ہوں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

تیسری حدیث: الطبقات الکبریٰ لابن سعد

9609 حدثنا هشام أبو الوليد الطيالسي حدثنا أبو عوانة عن فراس عن عامر ، عن مسروق : أن امرأة قالت لعائشة : يا أمه . فقالت : " لست بأمك ، أنا أم رجالكم "

ایک عورت نے عائشہ سے کہا اے میری ماں، تو عائشہ نے کہا کہ میں تمہاری ماں نہیں ہوں، بلکہ میں تمہارے مردوں کی ماں ہوں۔

پس ان احادیث کے مطابق اور اس جیسی بہت ساری احادیث کے مطابق خود عائشہ نے تشریح کر دی کہ امہات سے مراد احترام کی خاطر بولا جانے والا لفظ ماں نہیں ہے وگرنہ وہ عورتوں کو یہ لفظ بولنے سے ہر گز منع نہ کرتی کیونکہ وہ عورتیں تو احترام کی نیت سے یہ لفظ بول رہی تھیں، اور حضرت عائشہ نے واضح کر دیا کہ اس سے مراد مردوں کی ماں ہے یعنی جس طرح مردوں کے لئے اپنی ماں سے نکاح حرام ہوتا ہے اسی طرح مجھ سے بھی تمام مردوں کا نکاح حرام ہے۔

اور حضرت عائشہ سے دیگر مردوں کا نکاح حرام ہونا درحقیقت خود رسول خدا ﷺ کی فضیلت ہے نہ کہ عائشہ کی۔ اگر آپ غور و فکر کرتے ہیں تو یہ بات آپ کے لئے واضح ہونی چاہیئے۔

چلیں مان لیا جائے کہ امھات المؤمنین احترام کی خاطر کہا گیا تو کیا یہ احترام مطلق ہے، یعنی بہر صورت زوجہ رسول محترم ہو گی؟ نہیں ایسا بالکل نہیں ہے بلکہ قرآن نے اس کی کنڈیشنز اور شرائط رکھی ہیں ملاحظہ فرمائیں:

إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَوٰةَ الدُّنْيَا وَ زِينَتَهَا(الاحزاب28)

ترجمہ: اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی آسائش کی خواہاں ہو۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

وَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ الدَّارَ الآخِرَة (الاحزاب29)

ترجمہ: اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور منزل آخرت کی خواہاں ہو۔

وَ قَرْنَ في بُيُوتِكُنَّ وَ لا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجاهِلِيَّةِ الْأُولى (احزاب 33)

اور اپنے گھروں میں جم کر بیٹھی رہو اور قدیم جاہلیت کی طرح اپنے آپ کو نمایاں کرتی نہ پھرو۔

پس قرآن نے واضح فرمادیا کہ تمہاری فضیلت واہمیت واحترام تبھی ہے اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی آسائش کو نہیں چاہتی۔

قطع نظر اس بات سے کہ ان آیات کے شان نزول کو دیکھا جائے اور اذیت دینے والوں کی نشاندہی کی جائے ہم مولا علی علیہ السلام کے ان جملوں کو نقل کرنا چاہیں گے کہ جو آپ علیہ السلام نے جنگ جمل سے پہلے عائشہ کی طرف ابن عباس کے ہاتھوں لکھ کر بھیجے تھے کہ جس سے واضح ہو جائے گا کہ عائشہ کس طرح دنیا کو چاہنے والی تھی:

«ارْجِعْ إِلَى عَائِشَةَ وَ اذْكُرْ لَهَا خُرُوجَهَا مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ خَوِّفْهَا مِنَ الْخِلَافِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ نَبْذِهَا عَهْدَ النَّبِيِّ ص وَ قُلْ لَهَا إِنَّ هَذِهِ الْأُمُورَ لَا تُصْلِحُهَا النِّسَاءُ وَ إِنَّكِ لَمْ تُؤْمَرِي بِذَلِكِ فَلِمَ تَرْضَى بِالْخُرُوجِ عَنْ أَمْرِ اللَّهِ فِي تَبَرُّجِكِ وَ بَيْتِكِ الَّذِي أَمَرَكِ النَّبِيُّ ص بِالْمُقَامِ فِيهِ حَتَّى سِرْتِ إِلَى الْبَصْرَةِ ... فَارْعَيْ وَ رَاقِبِي اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ (مكاتيب الأئمة عليهم السلام، ج1، ص: 118)

مولا نے ابن عباس سے فرمایا کہ عائشہ کی طرف جاؤ اور اسے یاد دلاؤ کہ رسول خدا ﷺ کے گھر سے نہ نکلے اور اسے اللہ کی نافرمانی اور رسول اللہ ﷺ کے عھد کے توڑنے کا خوف دلاؤ اور اس سے کہو کہ یہ امور خواتین کے لئے درست نہیں ہیں اور تم اس بات پر کیسے راضی ہو گئی ہو کہ تم اللہ کے اس حکم سے نکل جاؤ کہ زمانہ جاھلیت کی طرح اپنے آپ کو نمایہ نہ کرو اور اس گھر سے باہر نہ نکلو کہ جس میں نبی ﷺ نے تمھیں رکے رہنے کا حکم دیا تھا، اور تم بصرہ تک آ گئی۔۔۔ پس اللہ سے ڈرو۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ جب یہ خط میں نے عائشہ کو دیا تو اس نے کہا:

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا جِئْتُهَا وَ أَدَّيْتُ الرِّسَالَةَ إِلَيْهَا وَ قَرَأْتُ كِتَابَ عَلِيٍّ ع عَلَيْهَا قَالَتْ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ ابْنُ عَمِّكَ يَرَى أَنَّهُ قَدْ تَمَلَّكَ الْبِلَادَ لَا وَ اللَّهِ مَا بِيَدِهِ مِنْهَا شَيْءٌ إِلَّا وَ بِيَدِنَا أَكْثَرُ مِنْهُ (الجمل و النصرة لسيد العترة في حرب البصرة ؛ ص316)

ابن عباس کہتا ہے کہ جب میں اس کے پاس گیا اور اس تک پیغام پہنچایا اور اس کے لئے علی علیہ السلام کے خط کو پڑھا تو عائشہ نے کہا: اے ابن عباس تمہارا چچازاد یہ سمجھتا ہے کہ وہ شہروں کا مالک بن جائے گا، ہر گز ایسا نہیں، اللہ کی قسم اس کے ہاتھ میں کچھ نہیں آئے گا اور ہمارے ہاتھ میں اس سے زیادہ ہو گا۔

اب آپ خود ملاحظہ فرمائیں کہ جنگ جمل سے پہلے اقتدار اور شہروں پر قبضے کی لالچ کس طرح اس خاتون کے دل میں تھی۔

ایک خاتون مسلمانوں میں فتنہ ایجاد کرے اور ہزاروں بے گناہ مسلمانوں کا اس کی گردن پر تو کیا یہ کھلی مکھلی برائی نہیں ہو گی ؟ کیا قرآن نے یہی معیار نہیں دیا کہ :

Presented By: https://jafrilibrary.com

يَانِسَاءَ النَّبِى مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُضَعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَينْ وَ كَانَ ذَالِكَ عَلىَ اللَّهِ يَسِيرًا(30)* وَ مَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَ رَسُولِهِ وَ تَعْمَلْ صَلِحًا نُّؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَينْ وَ أَعْتَدْنَا لهََا رِزْقًا كَرِيمًا(31)

اے نبی کی بیویو! تم میں سے جو کوئی کھلی ہوئی برائی کی مرتکب ہو جائے اسے دگنا عذاب دیا جائے گا اور یہ بات اللہ کے لیے آسان ہے۔۳۱۔ اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک عمل انجام دے گی اسے ہم اس کا دگنا ثواب دیں گے اور ہم نے اس کے لیے عزت کا رزق مہیا کر رکھا ہے۔

واضح معیار بتایا کہ برائی کے ارتکاب کی صورت میں ان کا عذاب دگنا ہے، جس کے لئے عذاب دگنا ہو کیا اس کا بھی احترام ہو گا؟

پس نہ فقط ازواج رسول کے لئے پیمانہ عدل تمام لوگوں والا ہے بلکہ پیمانہ عدل ان کے لئے بہت ہی سخت ہے اور اس میں ام المؤمنین کا بھی کوئی لحاظ نہیں۔

اور جب اس برائی کا وہ ارتکاب کر بیٹھی تو مولا علی علیہ السلام نے نہج البلاغہ میں اس کی مذمت میں یوں بیان فرمایا:

أَمَّا فُلَانَةُ فَأَدْرَكَهَا رَأْيُ النِّسَاءِ وَ ضِغْنٌ غَلَا فِي صَدْرِهَا كَمِرْجَلِ الْقَيْنِ وَ لَوْ دُعِيَتْ لِتَنَالَ مِنْ غَيْرِي مَا أَتَتْ إِلَيَّ لَمْ تَفْعَلْ وَ لَهَا بَعْدُ حُرْمَتُهَا الْأُولَى وَ الْحِسَابُ عَلَى اللَّهِ.(نہج البلاغہ خطبہ 154)

Presented By: https://jafrilibrary.com

فلاں عورت میں تو عورتوں والی کم عقلی آ گئی اور اس کے سینے میں کینہ و بغض لوہار کے کڑھاؤ کی طرح جوش مار رہا ہے اور جو سلوک مجھ سے کر رہی ہے اگر میرے سوا کسی دوسرے سے ویسے سلوک کو ان سے کہا جاتا تو وہ نہ کرتیں ، اور اس کے لئے سابقہ حرمت ہے اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔

قبل اس کے مولا علی علیہ السلام کے ان جملوں کی تشریح ہم سید علی سیستانی دام ظلہ کے استاد سید خوئی علیہ الرحمہ کی زبانی نقل کریں، مولا کے چند جملوں پر غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں:

1 : مولا نے فرمایا: فلانہ یعنی مولا نے اس کا نام تک لینا گوارا نہیں کیا چہ جائے کہ اسے ام المؤمنین کہتے ؟ !

اور جب یہ فتنہ ہو چکا اور ہزاروں مسلمان اس فتنے کی وجہ سے قتل ہو چکے تو مولا علی علیہ السلام جب اس کے اونٹ کے پاس آئے اور اس کے محمل میں نیزہ مار کر اس کی سرزنش کی اور اس کو نام کی بجائے اس کی صفت سے پکارا اور فرمایا:

وَ قَالَ «يَا حُمَيْرَاءُ أَ رَسُولُ اللَّهِ أَمَرَكِ بِهَذَا الْمَسِيرِ (الجمل و النصرة لسيد العترة في حرب البصرة ؛ ص382)

اے حمیراء کیا رسول اللہ ص نے تمہیں ایسا کرنے کا حکم دیا تھا؟

قابل غور نکتہ یہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام عائشہ کو ام المؤمنین پکارتے ہوئے نظر نہیں آتے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

2 : مولا نے فرمایا کہ اس کے دل میں ہمارا بغض و کینہ موجود ہے، اور مولا امیر علیہ السلام سے، جناب سیدہ فاطمہ علیہا السلام سے بغض و کینہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا (کہ جسے مولا نے لوہار کے ابلتے ہوئے کڑھاؤ سے تشبیہ دی)

اور اسی مفتی جعفر مرحوم نے اسی خطبہ 154 کی شرح میں کینہ و بغض فاطمہؑ پر روایات اور تاریخی حقائق لکھے ہیں کہ جن کو ہم بیان کریں تو موضوع بہت پھیل جائے گا۔

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ روایات میں موجود ہے (مفتی جعفر مرحوم نے نقل فرمائی ہیں) کہ وفات رسول خدا ص کے بعد عائشہ جناب فاطمہ علیہا السلام کو تسلیت دینے تک نہیں آئی بلکہ وراثت سے مرحوم کرنے کا کردار بھی اسی عائشہ کا تھا اور شیخ مفید رح نے تو اس روایت کو نقل کیا ہے:

انها قالت:لَا جَرَمَ أَنِّي لَا أُحِبُ عَلِيّاً أَبَداً(كتاب الجمل ـشيخ مفيد۔ ص81)

عائشہ کہتی ہے: یقیناً میں کبھی بھی علی علیہ السلام سے محبت نہیں رکھوں گی۔

3: اور اسی کینہ کو مولا نے اپنے اس خطبہ میں بیان فرمایا ہے کہ اگر میرے علاوہ کوئی اور ہوتا تو عائشہ کبھی بھی خروج نہ کرتی، یہ سب کچھ مجھ سے کینہ و بغض کی وجہ سے ہے۔

4: اس کے لئے پہلی والی حرمت ہے، حرمتھا الاولی، والحساب علی اللہ اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

یعنی اس کے لئے سابقہ حرمت ہے لیکن چونکہ اب اس نے بہت ہی ظلم اور کھلی برائی کا ارتکاب کیا ہے لہٰذا اس سے اللہ پوچھے گا، والحساب علی اللہ ہمیشہ بہت زیادہ ظلم کرنے والے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اب تمہارا حساب اللہ ہی لے گا۔

اور اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے سید خوئی علیہ الرحمہ نہج البلاغہ کی شرح منہاج البراعۃ میں لکھتے ہیں:

فانّه عليه السّلام لما أثبت لها حرمتها الاولى عقّبه بذلك لئلا يتوهّم منه أنّها محترمة في الدّنيا و العقبى، و نبّه به على أنّ حرمتها ملحوظة في الدّنيا فقط لرعاية احترام الرّسول صلّى اللَّه عليه و آله و سلّم و أمّا في الأخرى فجزاء ضغنها و خروجها عن طاعة الامام المفترض الطّاعة و إثارتها الفتنة المؤدّية إلى إراقة دماء المسلمين على اللَّه سبحانه إذ من يعمل مثقال ذرّة خيرا يره و من يعمل مثقال ذرّة شرا يره و قد قال تعالى: يا نِساءَ النَّبِيِّ مَنْ يَأْتِ مِنْكُنَّ بِفاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ يُضاعَفْ لَهَا الْعَذابُ ضِعْفَيْنِ وَ كانَ ذلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرا (منهاج البراعة في شرح نهج البلاغة (خوئى) ؛ ج9 ؛ ص269)

جب مولا نے اس کی پہلی والی حرمت و عزت کو اس کے لئے ثابت کیا تو اس کے بعد فوراً فرمایا: (والحساب علی اللہ، اللہ پر اس کا حساب ہے) اور اس جملہ سے اس بات پر متوجہ فرمایا کہ رسول اللہ ص کے احترام کی وجہ سے اس کی حرمت فقط اسی دنیا تک ہے جبکہ آخرت میں اس کے کینے اور واجب الاطاعت امام کے خلاف خروج کرنے اور ایسا فتنہ پیدا کرنے کہ جس سے مسلمانوں کے خون بہہ گئے، کی سزا دینا اللہ کے ذمے ہے چونکہ یہ اللہ نے قرآن میں واضح فرمایا ہے کہ جو اچھائی یا برائی ذرہ برابر بھی کرے گا

Presented By: https://jafrilibrary.com

وہ اس کی جزاء دے گا اور اللہ نے نبی کی بیویوں کے بارے میں تو واضح فرما دیا ہے: اے نبی کی بیویو! تم میں سے جو کوئی کھلی ہوئی برائی کی مرتکب ہو جائے اسے دگنا عذاب دیا جائے گا اور یہ بات اللہ کے لیے آسان ہے۔

خلاصہ کلام:

کیا گزشتہ دو نظریات کی بنیاد پر کیا اب عائشہ کے لئے " ام المؤمنین " یعنی " مسلمانوں کی ماں " کا لفظ بولنا درست اور جائز ہے؟

جواب: جیسا کہ بیان کیا کہ ان جرائم کی وجہ سے عائشہ کا احترام ختم ہو گیا لہٰذا احترام کی خاطر (پہلے نظریہ کی بناء پر) ام المؤمنین یعنی مؤمنوں کی ماں بولنا جائز نہیں ہے کیونکہ اتنے بڑے جرم کے بعد اس کا احترام ختم ہو گیا کیونکہ یہ واضح ہو گیا کہ اگر: یہ لقب "ام المؤمنین" احترام کے لئے مان بھی لیا جائے تو اس کی شرط جو قرآن نے بیان کی تھی کہ "برائی نہ کریں" وہ ختم ہو گئی اور شرط کے ختم ہونے سے مشروط کا ختم ہو جانا ایک اصولی قاعدہ ہے۔

جبکہ نکاح کی حرمت کی وجہ (دوسرا نظریہ) سے ام المؤمنین بولنا بھی درست نہیں چونکہ نکاح تب ہوتا ہے جب خاتون زندہ ہو جب وہ دنیا سے ہی چلی گئی تو موضوع ہی ختم، اور موضوع کے ختم ہونے سے حکم کا ختم ہو جانا بھی اصولی قاعدہ ہے لہٰذا نکاح کی حرمت کی خاطر ام المؤمنین بولنا بھی مکمل طور پر غلط ہے۔

لیکن: اس کے باوجود اتحاد کی فضاء کو قائم رکھنے کے لئے اور فساد سے بچنے کے لئے سرعام لعن طعن کی ہر گز کوئی بھی ذی شعور اجازت نہیں دے سکتا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com